سر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

اقبال اردو کے مشہور عظیم شاعر ہیں۔ وہ 9 نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ایم اے کیا۔ اس کے بعد کالج میں پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۰۵ء میں انگلستان گئے۔ وہاں سے بیرسٹری اور جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ وطن واپس آکر عدالت میں وکیل کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۲۳ء میں ان کو سر کا خطاب دیا گیا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو طویل بیماری کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

نظم نالۂ یتیم سے اقبال نے اپنی شاعری کا آغاز کیا۔ لیکن نظم ہمالہ سب سے پہلے شائع ہوئی۔ ان کی شاعری کو تین دَور میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے دور میں انھوں نے وطن پرستی اور بچّوں کے لئے نظمیں لکھیں۔ ہمالہ، نیا شوالہ، ترانۂ ہندی وغیرہ ان کے پہلے دَور کی مشہور نظمیں ہیں۔ دوسرے اور تیسرے دور میں انھوں نے اس سے ہٹ کر عالمی بھائی چارہ، انسانی محبت، خودی اور فلسفہ کی نظمیں لکھیں۔ شکوہ، جوابِ شکوہ، شمع وشاعر، خضرِ راہ وغیرہ ان کے دوسرے اور تیسرے دور کی مشہور نظمیں ہیں۔

ان کے کلام کے کئی مجموعے ہیں۔ ان میں بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز وغیرہ اہم ہیں۔ ان کے پہلے شعری مجموعہ بانگِ درا میں فطرت کا حُسن اور وطن پرستی کے جذبات نمایاں ہیں۔ بالِ جبریل میں فلسفیانہ رنگ ملتا ہے۔ ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز کی نظموں میں ڈرامائی رنگ اور خطابت نمایاں ہے۔ انھوں نے زیادہ تر نظمیں لکھیں۔ نظموں کے علاوہ انھوں نے غزلیں بھی لکھی ہیں۔ اردو کے علاوہ فارسی اور انگریزی میں بھی ان کی تصانیف اور کلام موجود ہیں۔

اقبال قوم کی پستی کا سبب بے عمل بتاتے ہیں۔ اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ انسان کو اپنی اصلیت اور اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیتیں سمجھنا چاہئے۔ اقبال کی شاعری میں خاص قِسم کا ترنّم پایا جاتا ہے۔ اقبال کے کلام میں فلسفے کے ساتھ شاعری اور زبان وبیان کی ساری خوبیاں موجود ہیں۔ انھوں نے اپنی شاعری کو خُشک اور بے رنگ ہونے نہیں دیا۔

ساقی نامہ اقبال کی ایک اہم نظم ہے۔ اس میں ان کا پورا فلسفہ سمٹ آیا ہے۔ نظم شعاعِ امید سے اقبال ہمیں بتاتے ہیں کہ مایوسی اور نااُمیدی بڑا گُناہ ہے۔ ہر اندھیرے کے بعد روشنی ضرور آتی ہے۔

اقبال صرف اردو اور ہندستان کا ہی شاعر نہیں بلکہ وہ پوری دنیا کا شاعر ہیں۔ وہ بڑا خطیب، فلسفی، مؤرخ اور ادیب بھی ہیں۔ اقبال شاعرِ مشرق اور شاعرِ پیغام کے ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں۔

Prepared by : Fairoz Pinarayi